بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۲ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ ۱۰ وفا ۱۳۵۰ہش ۱۰ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۵۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

امارت ایک زہر ہے اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے

"نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبّر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبّر نہ کرے۔ لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور اور غریب ہو اور پاس ایک متموّل انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزّت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دے گی۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے۔ جو اُن کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم تکبّر۔ خود پسندی۔ دوسروں کو ایذا پہنچانے اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مُفت میں بچ جائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے، اس میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی جماعت میں غُرباء داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں تکبّر نہیں ہوتا"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ ١٠٢ـ١٠٣)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ر وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۸ر وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۹ر وفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے لیکن ابھی طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

محترمہ عزیزہ نعیمہ زبیدہ صاحبہ بنت مکرم ولی محمد صاحب مرحوم حال لندن کا نکاح مکرم جمال دین صاحب ابن مکرم مولوی محمد دین صاحب شہید کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ کو پڑھا۔ احباب اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار بشیر احمد رفیق
پرائیویٹ سیکرٹری)

میرے برادر نسبتی مکرم عبد الوہاب خان صاحب ایم۔اے ایکسائیز آفیسر سرگودھا کو مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت خدا بخش صاحب المعروف مومن جی مرحوم (صحابی) کا پوتا اور مکرم ملک ممتاز احمد خان صاحب آف شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم دین، زندگی پانے والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض اہم کام تفویض کئے ہیں اس لئے حضور نے قیادت عمومی سے ان کا تبادلہ فرما دیا ہے احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے۔

(بشیر احمد رفیق۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ وفا ہش ۱۳۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علومِ جدیدہ کی تحصیل اور ایک خاص احتیاط

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمتِ دین کے نقطہ نگاہ سے علوم جدیدہ بھی حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے لیکن ساتھ ہی ان علوم میں پوشیدہ زہر کا تریاق بھی مہیا فرما کر اس امر کا پورا پورا اہتمام فرمایا ہے کہ ان علوم کی تحصیل میں مشغول ہونے والا ایک مومن مسلمان اُس زہر کی ہلاکت آفرینی سے بہر طور محفوظ رہنے اور اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے میں ان علوم سے بھی پورا پورا استفادہ کر سکے۔ یہ تریاق حضور علیہ السلام نے اُن احتیاطوں کی شکل میں مہیا فرمایا ہے جنہیں علوم جدیدہ کی تحصیل کے سلسلہ میں ملحوظ رکھنا ازحد ضروری ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں ہم واضح کر چکے ہیں حضور علیہ السلام نے پہلی اور بنیادی احتیاط یہ بیان فرمائی ہے کہ بچے کی اسلامی ماحول میں تربیت کا پورا پورا اہتمام کر کے اوّلاً اسے اسلامی علوم پڑھائے جائیں اور جب اسلام کی حقیقت اور اس کے نور سے اسے پوری طرح واقفیت حاصل ہو جائے تو پھر اسے دنیوی علوم پڑھانے کی طرف توجہ کی جائے تاکہ تریاق پہلے سے موجود ہونے کے باعث ان علوم کا زہر اس پر اثر نہ کر سکے۔

اس ضمن میں دوسری ضروری احتیاط جسے ملحوظ رکھنے کی حضور علیہ السلام نے تلقین فرمائی ہے یہ ہے کہ جب بچے کی بنیادی "دینی تعلیم مکمل ہو جائے اور اسے دنیوی علوم شروع کرائے جائیں تو اسے کسی ایسے مدرسے میں داخل کرایا جائے جہاں دنیوی علوم سیکھنے کے ساتھ ساتھ دینی علم کی بنیاد بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے اور کسی مرحلہ پر بھی اُس کے ٹھوکر کھانے کا امکان باقی نہ رہے۔ اور اگر کبھی کوئی امکان پیدا ہو تو فوراً ہی اس کا سدّباب ہو سکے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر حضور علیہ السلام نے بچوں کو عیسائی مشنریوں اور آریوں کے قائم کردہ سکولوں میں داخل کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ اور ان کے سکولوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی مضرت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"پادریوں یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کو بھیج دینا اور پھر ان سے اس بات کا طلب گار ہونا کہ یہ بچے مسلمان ہوں ع این خیال است و محال است و جنوں"

(ملفوظات جلد دہم حاشیہ صفحہ ۳۹۴)

حضورؑ نے پادریوں اور آریوں کے سکولوں میں بچوں کو تعلیم دلوانے کے نقصانات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ علوم اپنی ذات میں اتنے مضر نہیں البتہ پادریوں اور آریوں کے سکولوں میں ان علوم کی تدریس ایک انداز سے ہوتی ہے جس سے اسلام اور اس کے عقائد کے بارہ میں دلوں میں وسوسے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے انسان کو اور کچھ نہیں تو دہریہ ضرور بنا دیتے ہیں مزید برآں ان سکولوں میں بچوں کا اختلاط ہمیشہ عیسائی یا آریہ اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ان کا بیشتر حصہ وہ انہیں کے درمیان گزارتے ہیں چنانچہ صحبت طالح کے ماتحت مسلمان بچوں پر ان کا اثر ہوتا رہتا ہے جو ابتداء میں تو بیج کی مانند ہوتا ہے اور محسوس بھی نہیں ہوتا وہی بیج اگر جڑ پکڑ جائے تو پھر ایک درخت کی صورت میں نمودار ہو کر دل و دماغ پر چھا جاتا ہے اور ایسا بچہ بڑا ہونے سے پہلے ہی دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے بچوں کو پادریوں یا آریوں کے سکولوں میں تعلیم دلوانے کی مضرت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے لیکن جوں جوں اُدھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اسلام کو دور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۹)

اسی طرح پادریوں اور آریوں کے سکولوں میں بُری صحبت کے اثر اور اس کی ہلاکت آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مثل مشہور ہے "تخم تاثیر صحبت را اثر" اس کے اوّل جزو (حصہ) پر کلام ہو تو ہو لیکن دوسرا حصہ "صحبت را اثر" ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے پھندے میں پھنس جانا اور مسلمانوں حتیٰ کہ غوث و قطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندوں کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا دیکھ چکے ہو۔ اُن صحیح النسب سیّدوں کی اولاد جو اپنا سلسلہ حضرت امام حسینؓ تک پہنچاتے ہیں ہم نے کرسچن (عیسائی) دیکھی ہے اور بانئ اسلامؐ کی نسبت قسم قسم کے الزامات (نعوذ باللہ) لگاتے ہیں ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اپنے دین اور اپنے نبیؐ کے لئے غیرت نہیں رکھتا تو اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۱)

حضور علیہ السلام نے بچوں کو عیسائیوں آریوں اور دوسرے مذاہب والوں کی صحبت سے بچانے کے سلسلہ میں ایک زبردست انتباہ بھی فرمایا چنانچہ فرمایا:۔

"اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا تمہیں اسلام کے لئے کچھ غیرت نہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔ ذرا سوچو اور سمجھو۔ خدا کے واسطے عقل سے کام لو۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۲)

علوم جدیدہ پڑھانے کی غرض سے اپنے بچوں کو پادریوں اور آریوں کے سکولوں اور کالجوں میں بھیجنے کی مضرت کے پیش نظر اس کی مخالفت اپنی بے انتہا اہمیت کے باوصف ایک منفی اقدام ہی شمار ہو سکتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے اس منفی اقدام پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس بارہ میں ایک مثبت عملی قدم اٹھا کر مسلمانوں کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال قائم کر دکھائی۔ وہ مثبت اقدام یہ تھا کہ حضور نے بچوں کو صحیح خطوط پر علوم جدیدہ پڑھانے کے خاطر خواہ انتظام کے طور پر ایک مثالی سکول بھی قائم فرمایا جس کا نام تعلیم الاسلام سکول رکھا گیا جس میں اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ کی تدریس کا اس انداز سے اہتمام کیا گیا کہ یہ علوم دین کے تابع رہتے ہوئے اسلام کے خادم ثابت ہوں یہ مدرسہ ترقی کر کے پہلے ہائی سکول بنا۔ پھر تعلیم الاسلام کالج کا قیام بھی عمل میں آیا اور اس میں اب ایم اے اور ایم ایس سی تک تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور دینی تعلیم و تربیت کو دنیوی علوم کی تدریس پر مقدم رکھنے کے لحاظ سے یہ ملک بھر میں ایک مثالی ادارہ شمار ہوتا ہے۔

الغرض بچوں کو علوم جدیدہ سکھانے کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام کی واضح ہدایت کی رو سے ضروری ہے کہ انہیں عیسائیوں آریوں یا کسی اور مذہب کے پیروؤں کے سکولوں کالجوں میں ہرگز داخل نہ کرایا جائے بلکہ ایسے اسلامی مدارس میں انہیں یہ علوم پڑھائے جائیں جن میں ساتھ کے ساتھ دینی علوم پڑھانے اور خالص روحانی ماحول میں ان کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام موجود ہو۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ

گلزارِ کُن فکاں میں تجھی سے بہار ہے
ہر چیز اے خدا تری خدمت گزار ہے

مہتاب آفتاب ستارے ترے غلام
جنّ و بشر، ملائکہ، سارے ترے غلام

شر کا ظہور ہو کہ جہاں میں نمودِ خیر
ممکن نہیں ہے کچھ بھی ترے اِذن کے بغیر

اپنی اماں میں اپنی حفاظت میں رکھ ہمیں
ظلِّ کرم میں سایۂ رحمت میں رکھ ہمیں

بندے ہیں تیرے آئے ہیں تیرے حضور میں
نصرت کے خواستگار ہیں جملہ امور میں

ہم عاجزوں کو تیری مدد چاہیئے مدام
ہم عاجزوں پہ رحم کر اے رحمتِ تمام

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ورود مسعود کی پہلی سالگرہ

(از مکرم لطف الرحمان محمود صاحب ایم۔اے)

احمدیہ سیکنڈری سکول بو (B.O) جمہوریہ سیرالیون کی قدیم مسلم درس گاہ ہے یہ سکول مروجہ علوم کی تدریس و تعلیم کے ساتھ ساتھ اس ملک کے مسلم نوجوانوں کی دینی تربیت اور اسلامی ماحول میں کردار کی تشکیل کے عظیم مقاصد کے پیش نظر ۱۹۶۰ء میں جاری ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ناساعد حالات کے باوجود جماعت کی جدوجہد میں برکت ڈالی نہ صرف یہ کہ "بو" کا سکول پنپا، پھلا اور پھولا بلکہ سات سال کی قلیل مدت میں سیرالیون میں مختلف مقامات پر مڈل اور ثانوی مدارس کا اجراء ہوا۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ بو کی درسگاہ کے پہلو بہ پہلو فری ٹاؤن بواجے بو اور جورو کے مقامات پر احمدیہ سکول ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں اور اپنے قرب و جوار میں مسلم تعلیم کی شمع فروزاں کئے ہوئے ہیں۔ ان ثانوی درسگاہوں میں تقریباً پندرہ صد افریقی نوجوان تحصیل علم میں مشغول ہیں جماعت کے پرائمری سکولوں میں زیر تعلیم تقریباً ساڑھے تین ہزار طلبہ و طالبات اس کے علاوہ ہیں۔ احمدیہ سکول بو میں اس وقت سیرالیون کے طلبہ کے علاوہ گنی۔ لائبیریا اور گیمبیا وغیرہ ممالک سے آنے والے طلبہ بھی زیر تعلیم ہیں خدا کرے اس درس گاہ کی نور پاشی سے فیضیاب ہونے والے کل اپنے ملک و وطن کے لئے قندیل ربانی ثابت ہوں۔ آمین

یوم ورود خلیفۃ المسیح

۱۱ر مئی ۱۹۷۰ء اس سکول کی تاریخ کا ایک عظیم الشان دن ہے۔ اس روز سعید کی جھلک دکھانے کے لئے مجھے قارئین کو ایک سال پیچھے لے جانا ہے۔ ۱۱ر مئی ۱۹۷۰ء کو امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مغربی افریقہ کے تاریخی دورے کے دوران اس سکول کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت بخشی کہ اس کی خاک کو ہمدوش ثریا کیا۔ حضور صبح بو کے گورنمنٹ ہاؤس "لاج" سے سکول کے لئے روانہ ہوئے۔ بو میں قیام کے دوران حضور اس لاج میں مقیم رہے چند روز قبل اسی عمارت کے اس کمرے میں مسیح اول کی ایک جسمانی مملکت کی تاجدار (ملکہ الزبتھ) قیام پذیر ہوئیں آج اسی کمرے میں مسیح ثانی کی روحانی سلطنت کا درویش اورنگ نشیں جلوہ افروز تھا!!

سکول میں حضور کے استقبال کے لئے سڑک کے کنارے دور تک احمدیہ سکول کے مستعد نوجوان طلبہ دو رویہ ایستادہ تھے سارا راستہ خوبصورت محرابوں، پرچموں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا جسے سکول کے ایک استاد مکرم خلیل الرحمان صاحب خود اور ان کے رفقاء و طلبہ نے کئی دن رات کی محنت شاقہ سے تیار کیا تھا حضور کی آمد پر بلالی نوجوانوں کے پُرجوش اسلامی نعروں سے فضا مرتعش ہو گئی۔ اس راستے سے گزر کر حضور اور رفقاء کی کاریں آگے بڑھیں۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا جسے دیکھ کر حضرت مسیح پاک کے شعر سے روحانی حظ اٹھایا ؎

لوائے ما پناہ ہر سعید خواہد بود
نشانِ فتح نمایاں بنامِ ما باشد

تشریف آوری پر سکول کے پرنسپل مکرم چوہدری انور حسن صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ اور سٹاف کے اراکین سے متعارف کرایا۔ جو دست بوسی کے اعزاز سے مشرف ہوئے سکول میں ورود کے بعد حضور نے سکول کا کتب خانہ، کیمیا، طبیعات اور حیاتیات کی تجربہ گاہیں ملاحظہ فرمائیں۔ سازوسامان ترتیب و تزئین اور موثر طریقہ ہائے تدریس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ سیرالیون کی نئی نسل کی فنی۔ سائنسی اور ٹکنیکل تعلیم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے ریڈیو کے نمائندے کو فزکس تجربہ گاہ میں مخاطب کر کے فرمایا۔

"سیرالیون کے نوجوانوں کا درخشندہ مستقبل ان لیباریوں سے وابستہ ہے"۔

اس معائنہ کے بعد ایک خصوصی تقریب میں پرنسپل صاحب کے سپاسنامہ کے بعد حضور نے ازراہ کرم کھیل اور تعلیم کے میدان میں امتیاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ دینیات کے مضمون میں (جسے یہاں "بائیبل نالج" کے مقابلے پر اسلامک ریلیجس نالج" کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے) اول آنے والے طالب علم جنگورا کو اپنی جیب خاص سے بھی انعام عطا فرمایا۔ تقسیم انعامات کے بعد حضور نے طلبہ سے مختصر خطاب فرمایا اور نوجوانوں کے قلب و نظر کی کائنات کو جگمگا دیا۔ اس دن حضور نے ازراہ کرم سکول "لاگ بک" پر اپنے دست مبارک سے "بارک اللہ فی سعیکم" رقم فرمایا۔ یہ لاگ بک اس دن سے سکول کے لئے متاع بے بہا کا حکم رکھتی ہے۔ مکتب کے لوحِ قلب پر آپ نے لکھی تھی یہ مبارک دعا ہماری ہمتوں کو آج بھی اسی طرح سہارا دے رہی ہے!!

طلبہ کو شرفِ تخاطب سے نوازنے کے بعد حضور سکول کے عریض میدان میں تشریف لے گئے جہاں سیرالیون کے اطراف و جوانب سے آئے ہوئے ہزاروں مخلصین و دیگر مسلم زعماء۔ آنکھ بچھائے اور دیدہ اشتیاق چشم براہ تھے۔ حضور نے جماعت ہائے سیرالیون کے صدر پیراماؤنٹ چیف گمانگا کے سپاسنامے کے جواب میں ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جو

شربت قند و گلاب لب بام فرمود

یہ ہے ۱۱ر مئی ۱۹۷۰ء کی چودہ رویہ بہار نظاروں کی داستان" ——!!

یوم ورود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں تقاریب

۱۱ر مئی کو سکول کے پرنسپل مکرم انور حسن صاحب نے اپنے سپاسنامے میں سکول میں حضور کے ورود مسعود کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ہر سال "۱۱ر مئی" کا دن شایان شان طریقہ سے منانے کی درخواست حضور کی خدمت میں کی تھی جسے حضور نے ازراہ خدام پروری منظور فرمالیا۔ چنانچہ اس دن کی پہلی سالگرہ ۱۱ر مئی کو منائی گئی۔ اس متنوع پروگرام کے بعض پہلوؤں کی جھلک اختصار سے پیش ہے۔

جلسہ اور تقریری مقابلہ

سکول کے آڈیٹوریم میں (جہاں حضور کے قیام بو کے دوران مخلصین جماعت حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے رہے ہیں) جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت کیلئے جماعت ہائے سیرالیون کے امیر مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد دارالحکومت فری ٹاؤن سے تشریف لائے۔ ان تقاریب میں شرکت کرنے کے لئے تمام احمدیہ سکولوں کے پرنسپل صاحبان نے بھی شمولیت اختیار کی۔ سیرالیون میں دو ہفتہ کے دورہ پروگرام کے تحت تشریف لانے والے پہلے ڈاکٹر جناب اسلم جہانگیری صاحب بھی امیر مکرم کے ہمراہ تشریف لائے یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب صرف چند گھنٹے قبل سیرالیون پہنچے تھے۔ اس تقریب میں طلبہ و والدین اقارب اور تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک لبنانی طالب علم عزیز منیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے اور بعد میں ان کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ سکول کے پرنسپل جناب انور حسن صاحب نے استقبالیہ تقریر میں اس تقریب کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ یہ دن ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکول میں تشریف آوری کی یاد کو تازہ کرنے اور اس روح کو اپنے قلوب و اذہان میں زندہ و تابندہ رکھنے اور تجدید عہد کے لئے منا رہے ہیں اور اس پر بجا طور پر شاداں اور نازاں ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے احمدیت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سامعین کو بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں اسلامی و قرآنی تعلیمات کے احیاء کیلئے مبعوث ہوئے اور خالق سے مخلوق کی سچی صلح اور بنی نوع کی باہمی ہمدردی کے شعور کی خاطر جماعت قائم فرمائی آپ نے حاضرین کو بتایا کہ تحریک احمدیت کی تبلیغی جدوجہد کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے حسن و احسان کو پہچانے کر اس سے حقیقی تعلق استوار کرے اور جماعت کے تعلیمی ادارے اسلئے سرگرم عمل ہیں کہ انسان کو مثالی مسلم شہریوں کے سانچے میں ڈھال کر ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے اور اپنے فرائض منصبی کو احسن رنگ میں ادا کرنے کے قابل بنایا جائے روح کی تسکین اور ذہن کی جلا کے ساتھ ساتھ بیماری کے قلع قمع اور جسمانی صحت و راحت کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے طبی مراکز کے قیام کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائی ہے اور اس کا پہلا ثمر ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب ہیں۔ استقبالیہ تقریر کے بعد جماعت سیرالیون کے جنرل سیکرٹری نے ڈاکٹر جہانگیری صاحب کا تعارف کرایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضور ایدہ اللہ کی طرف سے محبت بھرا سلام پیش کیا اسکے بعد طلباء کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں سکول جورو کے طلباء نے بھی شرکت کی منصفی کے فرائض مکرم محمد نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سکول فری ٹاؤن مکرم الحاج مقبول احمد ذبیح انچارج باجے بو مشن اور الحاج محمد کمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری نے ادا کئے

احمدیہ سکول بو اور جورو کے طلباء

۱۔ اسماعیل فوڈے (جورو)
۲۔ باری ایلاکیسے (")
۳۔ تیجان جالو (بو)
۴۔ موسیٰ بابو (")
۵۔ موسیٰ سافوڈے (")

نے علی الترتیب مندرجہ ذیل مواضیع پر تقاریر کیں۔

۱۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔
۲۔ بعثتِ مسیح موعود علیہ السلام
۳۔ فروغِ اسلام کا سبب تلوار نہیں۔
۴۔ سیرالیون میں احمدیہ مشن کی مختصر تاریخ۔
۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے دورۂ سیرالیون کے بعد ہماری ذمہ داریاں۔

طلباء کی تقاریر پر امیر محترم نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ معیار اور انداز بیان کے لحاظ سے نوخیز طلباء کی کاوش لائق تحسین و آفرین ہے۔ انہوں نے دوسرے طلبہ کو بھی تلقین کی کہ وہ بھی اس قسم کے مفید تربیتی مواقع سے پوری طرح استفادہ کریں اور اظہارِ خیال کی خوابیدہ قوتوں کو بیدار کریں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے طالب علم موسیٰ بابو کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ چنانچہ اسے "تفسیر القرآن" (انگریزی) بطور انعام دی گئی۔ باقی طلبہ کو بھی دینی کتب کے انعامات دیئے گئے

بزرگانِ جماعت کی تقاریر

طلبہ کے تقریری مقابلہ کے بعد باقی وقت بزرگانِ جماعت کی تقاریر کے لئے مخصوص تھا مندرجہ ذیل بزرگوں نے احمدیت کی صداقت تاریخ اور برکات کے مختلف پہلوؤں پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔

۱۔ الحاج علی روجرز ۔ احمدیت کا پیدا کردہ روحانی انقلاب۔
۲۔ پا سعید دنبگورا ۔ الحاج نذیر احمد علیؓ کی یادیں۔
۳۔ پا القا شریف ۔ صداقتِ احمدیت۔
۴۔ الحاج ماہنما صافوے ۔ سیرالیون میں مخالفینِ احمدیت کا عبرت ناک انجام۔
۵۔ الحاج ایم۔ کے۔ بونگے ۔ مسلم طلبہ کی ذمہ داریاں۔

بزرگانِ جماعت کی تقاریر کے بعد اس معرکۃ الآراء تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا جو حضور نے ۱۹۷۰ء کو اس آڈیٹوریم کے باہر ہزارہا احباب کے عظیم الشان اجتماع میں ارشاد فرمائی تھی۔ سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر یہ ریکارڈ سنا اور حاضرین مہینوں اور ہفتوں کی حدود و قیود سے بے نیاز ہو کر ایک مرتبہ پھر اسی پُر کیف ماحول کی آغوش میں چشمِ تصور سے اس روح پرور نظارے کو دیکھنے لگے۔!

امیر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں احمدیہ سکول بو کے پرنسپل صاحب، سٹاف اور طلبہ کو اس اہم یادگاری دن کو شایانِ شان طریقے سے منانے پر مبارکباد دی۔ آپ نے طلبہ، اساتذہ اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اس عظیم الشان دن کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی مقدور بھر کوشش کرتے رہیں۔ اس ضمن میں آپ نے تفصیل سے حضور کے جاری کردہ "لیپ فارورڈ پروگرام" پر روشنی ڈالی۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ اس سکیم کے تحت سیرالیون میں مزید سکولوں کے علاوہ سردست چار طبی مراکز جاری کئے جائیں گے۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ اس سکیم کے تحت پہلے مجاہد ڈاکٹر جہانگیری صاحب جورو کے دور افتادہ گاؤں میں جماعت کی طرف سے خلقِ خدا کی خدمت کے لئے قائم ہونے والے طبی مرکز کے انچارج ہوں گے۔

امیر محترم نے تبلیغی جدوجہد کو تیز تر کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ کے قلبِ مطہر میں یہ تڑپ پائی جاتی ہے کہ برادرانِ سیرالیون جلد از جلد احمدیت کے ذریعہ خدائے واحد کی محبت سے آشنا ہوں اور رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خدام میں شامل ہو کر ان برکات و حسنات سے وافر حصہ لیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں وعدہ فرمایا ہے۔

اس ضمن میں امیر محترم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکتوباتِ گرامی کا بھی ذکر کیا جن میں خلفائے عظام نے سیرالیون میں اشاعتِ احمدیت پر خاص زور دیا ہے۔

جناب امیر کی صدارتی تقریر کے بعد سکول کے سینئر پریفیکٹ محمد جالو نے سکول کی طرف سے امیر محترم، معزز مہمانوں، پرنسپل صاحبان اور مہمان طلبہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ آخر میں پرسوز اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد یہ خصوصی نشست اختتام پذیر ہوئی۔

فٹ بال کا نمائشی میچ

۱۱ مئی کو شام ساڑھے چار بجے احمدیہ سکول اور شمالی صوبے کے چیمپئن گورنمنٹ سیکنڈری سکول مگبورکا کی ٹیم کے ساتھ دوستانہ نمائشی میچ ہوا۔ مگبورکا سکول کے پرنسپل مسٹر کمارا اس استقبالیہ میں شریک تھے جو حضور کے اعزاز میں ٹاؤن ہال میں ۱۰ مئی ۱۹۷۰ء کو ترتیب دیا گیا تھا۔ مسٹر کمارا کو وہاں حضور سے گھنٹہ بھر گفتگو کا موقع ملا۔ حضور نے کمال شفقت سے ان کے سوالات کا جواب دیا اور اسلام و احمدیت سے متعلق مختلف پہلوؤں پر وہ قبولیتِ دعا، مقصدِ تخلیقِ انسانی، انتخابِ خلیفہ، منصبِ خلافت وغیرہ مسائل پر دلکش انداز سے روشنی ڈالی۔ یہی مسٹر کمارا اپنے سکول کی ٹیم لے کر خود پہنچے۔ احمدیہ سکول کی ٹیم نے مہمان سکول کی ٹیم کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے شکست دی۔

احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ سپورٹس کے میدان میں احمدیہ سکول کا خاص مقام ہے۔ ثانوی سکول کے فٹ بال مقابلوں میں ہمارا سکول سالہا سال سے خصوصی اعزاز حاصل کرتا چلا آیا ہے۔ گذشتہ دو سال سے ثانوی سکولوں کی "نیشنل چیمپئن شپ" کا اعزاز بھی ہمارے ہی سکول کو حاصل ہے۔ اس سال بھی سکول اپنی لیگ کی تمام ٹیموں کو شکست دے کر فائنل میں پہنچا۔ لیگ کے چھ میچوں میں چوبیس گول کر کے جنوبی صوبے کی تاریخ میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ پھر فائنل مقابلے میں صوبائی چیمپئن شپ کا اعزاز بھی برقرار رکھا۔ سیرالیون کے باقی تین صوبوں میں سے دو صوبوں کی چیمپئن ٹیموں کو دوستانہ میچوں میں شکست دی جا چکی ہے۔

احباب کو یہ جان کر بھی خوشی ہوگی کہ اس وقت ہمارے سکول کی ٹیم کے متعدد کھلاڑی سیرالیون کی "نیشنل ٹیم" کے لئے منتخب کئے جا چکے ہیں جو عنقریب غیر ممالک میں سیرالیون کی نمائندگی کریں گے۔ احباب کو یہ بھی یاد ہوگا کہ میکسیکو میں منعقد ہونے والے گذشتہ اولمپک مقابلوں میں ہمارے سکول کے ایک طالب علم مارکونی طورے نے سیرالیون کی نمائندگی کی تھی۔

سپورٹس کے ضمن میں یہ امر بھی احباب کی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ ہمارے سکول کے کھلاڑیوں کی یونیفارم سیاہ اور سفید رنگ کی دھاریوں کا حسین امتزاج ہے جو اس امر کی علامت ہے کہ ہمارا سکول گورے کالے اور رنگ و نسل کے امتیاز کا قائل نہیں بلکہ اسلام کی آفاقی مساوات اور دینی اخوت کا علمبردار ہے۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد سکول کے آڈیٹوریم میں وسیع پیمانے پر استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں معززین شہر، علماء، آئمہ، حجاج، سرکاری حکام، تجار اور ماہرین تعلیم کو مدعو کیا گیا۔ سکول کی عمارات اور آڈیٹوریم پر چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔ اس استقبالیہ میں مشہور سیاسی شخصیت، سابق ریذیڈنٹ منسٹر پرنس ولیمز نے بھی شرکت کی۔

اجتماعی وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

مؤرخہ ۲۵ جون بروز جمعہ صبح چھ بجے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا چوتھا اجتماعی وقار عمل ساہیوال روڈ پر منایا گیا۔ قبل ازیں تین اجتماعی وقار عمل بھی اسی جگہ بفضل اللہ کامیاب طور پر منائے جا چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقار عمل میں ۱۷۵ فٹ لمبی اور ۲۰ فٹ چوڑی سڑک مٹی ڈال کر تیار کی گئی مجموعی طور پر ساڑھے تین صد سے زائد خدام نے وقار عمل میں پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا اور بہترین نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ محترم صدر صاحب مجلس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب بھی بنفسِ نفیس وقار عمل میں شریک ہوئے۔ وقار عمل کا سامان مؤرخہ ۲۴ کی شام کو مقامِ وقار عمل پر پہنچا دیا گیا تھا۔ اور مقامِ وقار عمل کو مجالس میں تقسیم کر کے نشان لگا دیئے گئے تھے۔ کارکردگی کے لحاظ سے مجالس خدام الاحمدیہ گولبازار اور دارالعلوم شرقی اول، مجلس خدام الاحمدیہ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ باب الابواب سوم قرار پا کر انعام کی مستحق ٹھہریں۔

وقار عمل ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ جس کے بعد تمام خدام کو یکجا جمع کیا گیا اور وقار عمل کے اختتام کی مختصر کارروائی مکرم صدر صاحب کی صدارت میں زیرِ عمل آئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب قائمقام مہتمم مقامی ربوہ نے جملہ خدام کے جذبۂ تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وقار عمل کی کارگزاری کو سراہا۔ آپ کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام سے خطاب فرمایا جس میں اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ خدام الاحمدیہ کا خواہ کوئی کام ہو۔ وقار عمل ہو یا اجلاس عام سو فیصدی حاضری سے کم حاضری پر ہمیں مطمئن نہیں ہونا چاہیئے اور جو خدام اس وقار عمل میں کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے ان کا وقار عمل اسی جگہ دوبارہ کرایا جائے۔ اس مختصر خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد خدام کو مقامِ وقار عمل سے جانے کی اجازت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

معتمد خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

درخواست دعا مکرم ماسٹر عبدالحلیم صاحب دردِ سینہ سے اچانک بیمار ہو گئے ہیں۔ بخار بھی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیل احمد بشیر مربی سلسلہ جہلم)

انصار اللہ کے لئے مجاہد بننے کا موقعہ

مال کا کام کرنے والے بھی مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں

حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَلْعَامِلُ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِالْحَقِّ کَالْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِہٖ (مشکوٰۃ)

جو شخص چندوں کی وصولی کے بارے میں کسی خدمت پر مقرر ہو اور اپنے فرائض کو ایسے رنگ میں بجالائے جو ان کے بجالانے کا حق ہے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہی ثواب کا مستحق ہے اس وقت تک کہ وہ اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں امداد کرنے کی ہدایات فرما کر انصار اللہ کو موقع دیا ہے کہ وہ حدیث نبوی کے مطابق مجاہد کا مرتبہ حاصل کریں۔

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کے لئے تمام احمدی احباب کو ترغیب دلائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدا کی راہ میں قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ضمن میں فرمایا :۔

"جب انسان خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی دیتا ہے اور خدا تعالےٰ اسے وصول کر لیتا ہے تو اسے مزید قربانی کی توفیق بخشتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ اپنے ایک بندہ کو دس روپے انعام دیتا ہے اور وہ اس دس روپے میں سے کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیتا ہے پھر اللہ تعالےٰ اس کو مزید توفیق بخشتا ہے تا وہ ہدایت کے رستوں پر اور آگے بڑھے۔ پھر وہ اور آگے بڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ دس روپے کی بجائے ایک ہزار روپے انعام دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ ایک ہزار روپیہ لینے کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایسے انعام کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ دنیا کی عقل اس کا اندازہ نہیں کر سکتی۔ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ کسی کان نے نہیں سنا۔ کسی زبان نے نہیں چکھا۔ کسی کے خیال میں بھی یہ انعامی چیزیں نہیں گزرتیں اس لئے میں اسے آگے بڑھنے کی توفیق دیتا ہوں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

مکرمی چوہدری الٰہی بخش صاحب آف ملسیاں تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور حال ساکن چک 170/10-R تحصیل خانیوال ضلع ملتان قریباً ۲ ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۲ جون ۱۹۷۱ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی اس وقت عمر ایک صد سال سے زائد تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے اور تا زندگی اس پر قائم رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پورے پابند اور تقوٰے شعار تھے تلاوت قرآن کے باقاعدہ عادی تھے۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ولی محمد معلم وقف جدید)

تقریب شادی و دعوت ولیمہ

عزیز مکرم شیخ عبدالخالق احمد سلمہ و عزیز شیخ عبدالرشید ظفر سلمہ، ابنان شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم کی بارات مورخہ ۲۹/۴/۷۱ ربوہ سے پشاور روانہ ہوئی۔ ہر دو عزیزان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے یکم نومبر ۷۰ء کو علی الترتیب عزیزی فریدہ نصرت سیٹھی، بنت شیخ محمد یونس سیٹھی مرحوم اور عزیزہ عابدہ مسرت سیٹھی بنت شیخ عبدالعزیز سیٹھی مرحوم پشاور سے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ مورخہ ۱/۵/۷۱ کو عمل میں آئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل، محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر صوبہ سرحد، محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور اور مقامی جماعت کے متعدد عہدیداران اور دیگر احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صدارت میں تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم مولوی محمد السلطان خان صاحب نے کی بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ بارات ۳/۵/۷۱ کو واپس ربوہ پہنچی مورخہ ۸/۵/۷۱ کو عزیزان کی والدہ محترمہ نے اپنے مکان "نشان رحمت" ۱۲ فتح دار الصدر شمالی میں عزیزان کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ارشاد پر خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ دونوں رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عبداللطیف بہاولپوری۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱-۷-۷۱ بروز بدھ بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی :۔

قد = ۵ فٹ ۶ انچ ، وزن = ۱۱۳ پونڈ ، چھاتی ۳۲" - ۳۰" ، تعلیم پانچ جماعت

عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

میرے والد مکرم نور محمد صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ جگر و معدہ بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے اور ان کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔ (محمد صدیق انور۔ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

۲۔ عزیزم محمد صالح جو حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم کے نواسے ہیں ۲۸ جون کی شام کو عارضہ قلب سے اچانک بیمار ہو گئے ہیں۔ اور چٹاگانگ میڈیکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے عزیز بھائی کو کامل شفا و صحت والی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(عبدالرحیم یونس۔ چٹاگانگ)

۳۔ خاکسار ان دنوں شدید مالی پریشانیوں سے دوچار ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے میری پریشانیاں دور فرما دے۔ آمین۔

(صلاح الدین سرگودھا)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوب صورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے
تیار کردہ مشہور شفا یونانی دواخانہ ربوہ فون ۲۰

قائدین خدام الاحمدیہ اپنی مجلس کے نو ماہ کا چندہ ضرور بہ ضرور مرکز کو ارسال کر دیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر نبی اور مامور کی صداقت واضح کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ دو قسم کے دلائل مہیا فرماتا ہے

اوّل ایسے دلائل جن سے صداقت کا استنباط ہوتا ہو۔ دوم ایسے بیّنات جن سے حق و باطل بالکل واضح ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ بقرہ کے الفاظ بَیِّنٰت اور روح القدس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بَیِّنٰت:- وہ دلائل ہوتے ہیں جو اپنی ذات میں کسی نبی کی صداقت کا ثبوت ہوتے ہیں۔ دلائل دو قسم کے ہوتے ہیں اوّل وہ جن سے کسی نبی کی صداقت کا استنباط کیا جاتا ہے مثلاً زمانہ کے خراب ہو جانے کے وقت نبوت اور اس کی ضرورت بتانے کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا خراب ہو گئی ہے۔ لوگ شریعت کو بھول گئے ہیں اس کے احکام انہوں نے ترک کر دیئے ہیں اس لئے اب ایک نبی کی ضرورت ہے اور وہ آنے والا ہی ہے۔ یہ سب باتیں ایک نبی کی ضرورت بتانے کے لئے بطور استنباط ہوتی ہیں۔ یہ دلائل تو ہیں مگر بیّنات نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح اگر کوئی ایسی پیشگوئیاں ہوں جو قرب زمانہ کی تعیین کرتی ہوں کہ خود اس زمانہ کی تو وہ پیشگوئیاں بھی اس نبی کے لئے بیّنات میں شمار نہیں ہوں گی جیسے وہ نشانات و حالات ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ظاہر ہوئے۔ اور جن سے آپ کی صداقت کا استنباط کیا جا سکتا ہے۔ وہ آپ کی صداقت کے دلائل تو ہیں مگر چونکہ وہ معیّن رنگ میں آپ کی شناخت نہیں کراتے اس لئے وہ بیّنات نہیں کہلا سکتے۔ مگر دوسری قسم کے دلائل وہ ہیں جو بیّنات کہلاتے ہیں۔ وہ ایسے دلائل ہوتے ہیں جو اپنی ذات میں کسی نبی کی صداقت کا مشاہدہ کراتے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ حق و باطل بالکل کھل جاتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی طاعون کی پیشگوئی کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی طاعون کی پیشگوئی فرمائی اب یہ صرف دلیل ہی نہیں بلکہ بیّنہ بھی ہے کیونکہ یہ پیشگوئی صرف یہی ثابت نہیں کرتی کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں آنے والے کو آنا چاہیئے بلکہ یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ غرض بیّنہ وہ ہوتی ہے جو صداقت کی وضاحت کر دیتی ہے مگر دوسری دلیل صرف اشارہ کنایہ سے صداقت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بعض دلائل صرف کنایہ و اشارہ کی قسم میں سے ہیں اور بعض بیّنات ہیں۔ اور درحقیقت ہر نبی دونوں قسم کے دلائل اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ کیونکہ صرف کنایہ و اشارہ ہی صداقت کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ساتھ بیّنات کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ عام لوگوں پر اس کی صداقت واضح ہو جائے۔ ورنہ ان کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ وہی شخص ہے جس کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ البیّنات کے معنے علامہ ابوحیان اپنی تفسیر میں یہ لکھتے ہیں۔ کہ اَلْحُجَجُ الْوَاضِحَۃُ الدَّالَّۃُ عَلٰی نُبُوَّتِہٖ یعنی ایسے واضح دلائل جو حضرت مسیحؑ کی نبوت کو ثابت کرنے والے تھے۔ (بحر محیط جلد اوّل)

رُوْحُ الْقُدُس کے معنے لسان العرب میں یہ لکھے ہیں کہ خدا کا پاک یا مبارک کلام۔ رُوح کے معنے کلام اور قدس کے معنے مبارک یا پاک کے ہیں۔ اس لئے دونوں لفظوں کے مل کر یہ معنے ہوئے کہ مبارک یا مقدس کلام۔ لسان العرب اور عربی کی دوسری لغت کی کتب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیس کا لفظ صرف اُن اشیاء کے متعلق بولا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہوں۔ یوں تو پاکیزگی کے لئے اور بھی کئی الفاظ ہیں مگر ان کے لئے یہ شرط نہیں۔ صرف تقدیس کے متعلق یہ شرط ہے کہ اس کا استعمال شرعی یا روحانی اشیاء کے متعلق ہوتا ہے۔ پس مقدس پاکیزگی وہ ہے جو شریعت کے ساتھ تعلق رکھتی ہو۔ جیسے مقدس مقام وہ ہوگا جو شرعی اور روحانی طور پر اعزاز رکھتا ہو۔ یوں تو نظافت کا لفظ بھی پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے مگر اس کا تعلق شرعی اور روحانی پاکیزگی کے ساتھ نہیں ہوتا جیسے ایک کافر بھی نظیف کہلا سکتا ہے لیکن مقدس انسان وہی کہلا سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانی اعزاز حاصل ہو۔ اسی طرح مبارک اور مقدس کلام بھی صرف پاکیزہ خیالات کو ہی نہیں کہتے ورنہ ایک فلاسفر کے خیالات بھی پاکیزہ ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی طبعیات کے متعلق نئے سے نئے نکتے نکالتا رہتا ہے۔ مگر وہ مؤید بروح القدس نہیں ہوتا۔ وہ وحی الٰہی سے مشرف نہیں ہوتا جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دیتی ہے مؤید بروح القدس صرف وہ کلام ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ اور جو ہر لحاظ سے مبارک اور پاکیزہ ہوتا ہے۔ اور روح کے معنے فرشتہ کے بھی ہوتے ہیں اس لحاظ سے روح القدس کے معنے ہیں فرشتہ تقدس و برکات۔ فرشتے دو قسم کے ہوتے ہیں اوّل وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام لاتے ہیں دوم وہ جو اس کلام کو بالفعل نافذ کر کے دنیا میں جاری کرتے ہیں جو فرشتے کلام الٰہی لانے والے ہوتے ہیں ان کو روح القدس کہتے ہیں خصوصاً کلام لانے والے فرشتوں کا سردار جبرائیل روح القدس کہلاتا ہے۔

(تفسیر سورۃ بقرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقف جدید اور ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

چندہ وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرات الاحمدیہ کے لئے لازمی قرار فرمایا ہے کہ ہر بچی آٹھ آنے ماہوار یا چھ روپے سالانہ ادا کرے۔ ابھی تک اس چندہ کی طرف سوائے ناصرات الاحمدیہ ربوہ کے کسی شہر کی ناصرات نے کما حقہٗ توجہ نہیں دی ماہ اپریل میں صرف پندرہ شہروں۔ ماہ مئی میں گیارہ شہروں کی طرف سے اور ماہ جون میں تیرہ شہروں کی طرف سے ناصرات الاحمدیہ کا وقف جدید کا چندہ موصول ہوا ہے۔ پاکستان کا کوئی شہر بھی نہیں جہاں احمدی جماعت ہو اور احمدی بچیاں نہ ہوں۔ چندہ کا نہ آنا ان کی سستی پر دلالت کرتا ہے۔ سال میں سے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ ہر شہر کی لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی سیکرٹری اس طرف توجہ دیں۔ اپنے شہر قصبہ یا گاؤں سے بچیوں سے چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔ چندہ بھجواتے وقت وضاحت کر دیا کریں کہ یہ چندہ وقف جدید ناصرات کا ہے کیونکہ ناصرات کا ممبری کا چندہ بھی آتا ہے اور عورتوں کا وقف جدید کا بھی۔

اضلاع لائل پور جھنگ اور سرگودھا کے زمیندار توجہ فرمائیں

بطور یاد دہانی دوبارہ تحریر ہے کہ قسم گندم ۷ ۱۱ ۴۳ ایسے پنجاب ۷۰ بھی کہتے ہیں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ جنس بلحاظ پیداوار کے لحاظ سے اکثر علاقوں میں میکسی پاک سے بہتر ثابت ہو رہی ہے۔ لہٰذا مندرجہ بالا اضلاع کے تمام زمیندار احباب اس جنس کو اپنے علاقہ میں ضرور کاشت کریں۔ اور جو احباب آئندہ موسم میں یہ قسم بونا چاہیں وہ نظارت ہذا کو اپنی ضرورت سے جلد مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے یہ بیج مہیا کیا جا سکے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضلع راولپنڈی اور جہلم کی جماعتوں کے لئے اعلان

مکرم عبدالرشید ندیم صاحب انسپکٹر وقف جدید ۷۱-۷-۲ سے ضلع راولپنڈی اور ضلع جہلم کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ امراء اور سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وقف جدید سے التماس ہے کہ ان سے پورا پورا تعاون فرمادیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

طلباء درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ کیلئے

ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کے جن طلباء نے درجہ رابعہ کا امتحان دیا ہے۔ وہ سب امسال ہائکنگ پر جائیں گے۔

لہٰذا ان طلباء کا پانچ اگست تک ربوہ پہنچ جانا ضروری ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

9949